# شہید ناموسِ صحابہ۔۔۔ضیاء الرحمن فاروقی رحمتہ اللہ علیہ

جب سے کائنات انسانی وجود میں آئی ہے اسوقت سے لیکر آج تک حیات و موت کا سلسلہ جاری ہے۔ جو بھی اس دنیا میں آیا وہ بالاخر اسے چھوڑ کر دار آخرت کی طرف چل دیا۔ حتیٰ کہ وہ ہستی کہ جس کیلئے کائنات کا یہ سارا نظام بنایا گیا وہ بھی اس دنیا کو داغ مفارقت دے کر اپنے رب کے پاس چلے گئے۔ صلی اللہ علیہ و سلم ۔ موت و حیات کا سلسلہ ازل سے ابد تک جاری و ساری رہے گا۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جنہوں نے اپنے شاندار کارناموں کی وجہ سے ایسے کارنامے سر انجام دیئے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زندہ کر لیا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دنیا سے گئے سینکڑوں سال گذر گئے لیکن آج بھی ہجرت کی رات کے واقعہ کو بیان کر کے صدیق اکبرؓ کی وفاؤں کے چرچے ہوتے ہیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عدالت کے چرچے ہوتے ہیں۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت بیان ہوتی ہے علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی بہادری بیان ہوتی ہے اور زمانہ آج بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذہانت و فطانت اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شجاعت کو یاد کرتا ہے۔ ایسے ہی صحابہ کی اتباع اور ان سے محبت کرنے والے ہمارے اسلاف نے دین اسلام کے لئے اسقدر قربانیاں دیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے امر کر لیا۔ زمانہ آج بھی مجد الف ثانی کی جرأت آج بھی زندہ ہے۔ حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کی شجاعت اٗج بھی باقی ہیں۔ زمانہ آج بھی عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی خطابت کو یاد کرتا ہے اور زمانے کو حق نواز شہید رحمتہ اللہ علیہ کی شعلہ بیان خطابت بھی یاد ہے۔ انہیں اکابر کا ایک روحانی فرزند انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جراتوں، شجاعتوں اور خطابتوں، کی ایک نئی داستان رقم کرتے ہوئے شہادت کا جام نوش کر جاتا ہے۔ اور پھر...... یہ سپہ سالار کون ہے، یہ مرد قلندر کون ہے، یہ کون عظیم المرتبت شخص ہے جو رمضان کے مقدس مہینے میں روزے کے ساتھ شہادت کا جام نوش کر گیا ہے۔ ہاں یہ ہے...... مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ۔ جو علم، فہم، تدبر، سیاست، صحافت، خطابت کا ایک سمندر تھا۔ جس نے مولانا حق نواز شہید رحمتہ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد سپاہ صحابہ کی ڈگمگاتی ہوئی ناؤ کو سہارا دیا اور پھر اپنی دن رات کی کاوش سے سپاہ صحابہ کو بلندیوں کی انتہا تک پہنچا دیا اور انہوں نے اپنی محنت اور کوشش سے پاکستان کے ہر سرکاری ادارے اور پوری دنیا میں سپاہ صحابہ کا پیغام پہنچا دیا۔

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ جرأت و بہادری کا روشن مینار اور استقامت کا ایک پہاڑ تھے۔ انتہائی مشکلات میں بھی کبھی نہ گھبرائے تھے۔ ہمیشہ چمکتا اور مسکراتا چہرہ، پیشانی پر کبھی بھی پریشانی کے آثار نمودار نہ ہوتے تھے۔ مولانا حق نواز شہید کی شہادت کے بعد سپاہ صحابہؓ پر انتہائی مشکل اور کڑا وقت تھا۔ لیکن اسوقت بھی فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ کے پائے استقامت میں کبھی لغزش نہ آئی۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کو ہر مشکل اور پریشانی سے نکال کر دشمنان اسلام کے سامنے ایک مضبوط چٹان کی مانند لاکھڑا کیا۔ انہی کی محنت اور کوشش کے باعث سپاہ صحابہ ملک کی ایک مضبوط مذہبی قوت کے روپ میں سامنے آئی۔

مولانا فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ کو ابتدا سے ہی صحافت سے لگاؤ تھا۔ زمانۂ طالب علمی میں ہی متعدد کتب ترتیب دیں۔

اسکے علاوہ خلافت راشدہ جنتری اور "رہبر و راہنما" جیسی مقبول کتاب جس میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کو ایک نئے انداز میں پیش کیا ہے تحریر کی۔

مولانا فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ نے متعدد بار قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ تحریک تحفظ ختم نبوت سے لیکر تحریک ناموس صحابہ تک تحریک میں شامل رہے اور سرور کونین ﷺ اور آپکے پیاروں کی ناموس کیلئے زندان کی تکالیف برداشت کرتے رہے۔ اور سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ ان کی متعدد تصانیف کی تیاری بھی دوران جیل ہی ہوئی ہے۔

اب بھی تقریباً 14 ماہ سے پس دیوار زندان تھے۔ ان ۱۴ ماہ کے دوران انہوں نے ۲۹ تصانیف تحریر کی ہیں جو کہ اہل سنت اور خاص طور پر سپاہ صحابہ کے کارکنان کیلئے اہم سرمایہ ہیں۔

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ انتہائی شفیق، مہربان اور خوش مزاج انسان تھے۔ انکے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹیں بکھرتی تھیں۔ انتہائی پریشانی میں بھی چہرے پر مسکراہٹ ہوتی تھی۔ ہر ایک کے ساتھ انتہائی خوش مزاجی سے پیش آتے تھے۔ کارکنان کیلئے انتہائی شفیق تھے۔ ہمیشہ شفقت سے پیش آتے تھے۔ روٹھے ہوئے کارکن ان کا چہرہ دیکھتے ہی اپنی شکایات بھول جاتے تھے۔ یاداشت کے اتنے پختہ تھے کہ جس شخص سے ایک مرتبہ ملتے تو برسوں بعد بھی اسے پہچان لیتے تھے۔ خود فرماتے تھے کہ مجھے کسی کا نام اور فون نمبر کبھی نہیں بھولتا۔

ایسا شفیق انسان، دوسروں کو خوشیاں بانٹنے والا، انتہائی خوش مزاج ۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو رمضان المبارک کے مہینے میں لاہور سیشن کورٹ میں پولیس کے پہرہ میں بم سے شہید کر دیا گیا۔ لاکھوں عشاق کے قافلے سمندری اور جھنگ کی طرف چل پڑے تاکہ قائد شہید رحمتہ اللہ علیہ کا آخری دیدار کر سکیں اور اپنے عظیم قائد کے جسد خاکی کو کندھا دے سکیں۔

لاہور، فیصل آباد، سمندری اور جھنگ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ تمام راستوں پر اس شہید رحمتہ اللہ علیہ کو سلامی دینے کیلئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ سڑکوں کے دو اطراف کھڑے تھے۔

قائد کا چہرہ آج بھی پہلے کی طرح چمک رہا تھا۔ اور یہ پیغام سنا رہا تھا کہ شہید مر کر بھی زندہ ہوتے ہیں۔

۱۹ جنوری کو رات کو تقریباً ۱۱ بجے جامعہ محمودیہ جھنگ میں انکے دو سابقین مولانا حق نواز شہید رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا ایثار القاسمی شہید رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں دفنا دیا گیا۔

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمتہ اللہ علیہ کی شہادت تمام اہل سنت کو بالعموم اور سپاہ صحابہؓ کے کارکنان کو بالخصوص یہ پیغام دیتی ہے۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے<br>
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا